Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

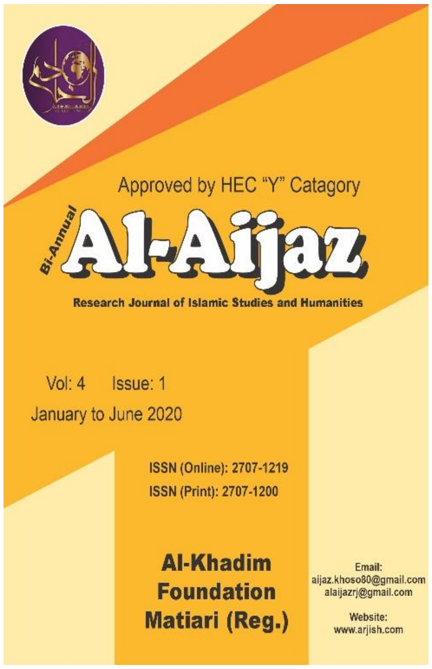

TOPIC:

An Overview of the Causes of Divorce in the Context of Social Attitudes: Special Study of Multan District

AUTHORS:

1. Zuha Qaiser, Ph. D Research Scholar, Department of Uloom Islamia, Bahaudin Zakariya University, Multan.
Email: zuhaumair873@gmail.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-9687-0646
2. Munazza Hayat, Assistant Professor, Department of Uloom Islamia, Bahaudin Zakariya University, Multan.
Email: munazza.farhan@hotmail.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-9128-2071

How to cite:
Qaiser, Zuha, and Munazza Hayat. 2020. "U-3 An Overview of the Causes of Divorce in the Context of Social Attitudes: Special Study of Multan District". *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities* 4 (1):40-54.
https://doi.org/10.53575/u3.v4.01.40-54
URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/96

QR Code

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 40-54

Published online: 2020-06-30

کثرت طلاق کی وجوہات کا معاشرتی رویوں کے تناظر میں ایک جائزہ: ضلع ملتان کا خصوصی مطالعہ

An Overview of the Causes of Divorce in the Context of Social Attitudes: Special Study of Multan District

Zuha Qaiser*
Munazza Hayat**

Abstract
In this article the analysis of society for finding the reasons of the excessive attempt of divorce in the District Multan. There has been tried to determine that due to what types of behavioral factors the stage of separation between husband and wife comes and incidents of divorce are increasing. In this research analysis the discussion is divided in to two parts. One is Causes of divorce which are occurring due to social imbalance. In the second part of discussion those reasons of divorce have been discussed in which divorce occurs due to different conditions which exist. A public survey has been conducted to find the consequences of this topic more precisely.
Key Words: Divorce, Reasons, District Multan, Analysis.

ازدواجی زندگی انسانی معاشرے میں اساس کی حیثیت رکھتی ہے اس کے بغیر معاشرہ وجود میں نہیں آسکتا اسی کی بدولت انسانی معاشرہ نشو نما پاتا ہے۔ سب سے پہلے ازواجی ادارے کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام نے رکھی بس آج جب بھی کوئی ازدواجی جوڑا رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتا ہے تو شریعت اسلامیہ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق پوری زندگی عفت و پاکیزگی اور پاکدامنی کے ساتھ گزارنے کا خواہ ہوتا ہے جو اللہ کے ہاں نہایت مستحسن اور پسندیدہ ہے تو نکاح ہی کے ذریعے مرد و زن کاروان زندگی میں ایک دوسرے کے رفیق بنتے ہیں، دل و نگاہ کی آوارگی سے اپنے نفس کو محفوظ رکھتے ہیں، نسل انسانی کی نشو نما کرتے ہیں اور معاشرے کو پاکیزہ ماحول اور عمدہ افراد تیار کر کے دیتے ہیں۔ نکاح زوجین کیلئے پاکیزگی اور عفت کا باعث ہے، اسی کی بدولت معاشرے کی اصلاح ہو گی اور انحراف سے تحفظ ملے گا، فرمان باری تعالی ہے:

{وإذا طلقتم النساء فبلغن أجلهن فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن إذا تراضوا بينهم بالمعروف ذلك يوعظ به من كان منكم يؤمن بالله واليوم الآخر ذلكم أزكى لكم وأطهر والله يعلم وأنتم لا تعلمون}[1]

ترجمہ: ''جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں اپنے (پہلے) خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ وہ معروف طریقے سے آپس میں نکاح کرنے پر راضی ہوں، جو کوئی تم میں سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اسی بات کی نصیحت کی جاتی ہے، یہی تمہارے لیے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ ہے ؔ(اپنے احکام کی حکمت) اللہ ہی جانتا ہے تم نہیں جانتے''

* Ph. D Research Scholar, Department of Uloom Islamia, Bahaudin Zakariya University, Multan. Zuhaumair873@gmail.com ORCID ID (0000-0002-9687-0646)
** Assistant Professor, Department of Uloom Islamia, Bahaudin Zakariya University, Multan. munazza.farhan@hotmail.com, ORCID ID (0000-0001-9128-2071)

ازدواجی زندگی کے قیام کی صورت میں ایک خاندان وجود میں آتا ہے، خاندان کی بقاء میں معاشرے کی بقاء ہے، چنانچہ ازدواجی زندگی میں اعتدال سے صحتمند خاندان تشکیل پاتا ہے۔ خاندان کے اہمیت میں ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں:

"ایک اچھے خاندان کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے تمام فرائض ادا کرے اور اس کے عناصر ترکیبی مکمل ہوں خاندانی ہم آہنگی کے معنی یہ ہیں کہ مرد اور عورت کے تعلقات مستحکم ہوں، تربیت اولاد اور نگہداشت بزرگان کا پورا اہتمام ہو۔ خاندان اس طرح کا ہو کہ اس کا ہر فرد خواہ وہ زرعی معاشرے کا ہو یا صنعتی کا اس کے فیصلوں کا پابند ہو۔ معاشرتی استحکام کی بنیاد خاندانی ہم آہنگی ہے جس معاشرے کے خاندانی نظام میں عورت و مرد کے تعلقات پر کوئی پابندی نہ ہو، بچے خاندان کا لازمی جزنہ ہوں اور بزرگوں کا احترام نہ ہو وہ معاشرہ جنسی بے راہ روی اور محرمانہ تغافل کا شکار شفقت و رحم سے عاری اور انسانی ہمدردی سے خالی ہو جاتا ہے۔ پائیدار معاشرہ کے مطابق خاندانی ہم آہنگی فرد کے جذباتی تحفظ کا باعث بنتی ہے دور حاضر کے معاشرتی انتشار کا سبب یہی خاندانی بد نظمی ہے جنسی تعلقات میں غیر ذمہ داری طلاق کی کثرت ضبط تولید اور بوڑھوں سے عدم التفات وہ برائیاں ہیں جنہوں نے استحکام و سکون کو ختم کر دیا ہے اور دور حاضر کا انسان اکثر و بیشتر اخلاقی خوبیوں سے عاری دکھائی دیتا ہے"[2]۔

لہذا معاشرہ، خاندان اور ازدواجی زندگی باہم مربوط ہیں، ایک کی بقاء دوسرے کے ساتھ منسلک ہے اور ایک خرابی دوسرے کی خرابی میں اثر انداز ہوتی ہے۔ ازدواجی زندگی کے اختتام اور کثرت طلاق کے حوالہ سے اگر بات کی جائے تو ہمیں نظر آتا ہے کہ کثرت طلاق کی کچھ وجوہات کا تعلق معاشرے سے ہے اور کچھ وجوہات کا تعلق زوجین کے مابین تعلق سے ہے۔ یہاں ان وجوہات پر بحث کی جائے گی جن کی وجہ سے طلاقیں واقع ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں، ان وجوہات کو زیر بحث نہیں لائیں گے جو میاں و بیوی میں تنازع کی صورت میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان وجوہات کو جاننے کے لیے معاشرتی رویوں کا مطالعے کے ساتھ ساتھ دو قسم کے سروے کا سہارا لیا گیا۔ ایک عمومی سروے تھا جس میں ملتان شہر کے ان افراد کا انتخاب کیا گیا جو تیس سال سے زائد عمر والے تھے اور شادی شدہ تھے اور اس سروے میں سو مرد و خواتین کو شامل کیا گیا جن سے ایک سوال نامہ کی شکل میں ان کی رائے لی گئی۔ دوسرا سروے ملتان شہر میں مطلقہ خواتین کے متعلق تھا، اس میں بھی سو خواتین سے سوال نامہ کی شکل میں ان کی طلاق واقع ہونے کی وجوہات کا جائزہ لیا گیا۔

کثرت طلاق کی وجوہات، بجانب معاشرہ

ان وجوہات کا جائزہ لینے سے پہلے اور ان پر تفصیلی گفتگو سے پہلے ہم یہاں عمومی وجوہات کو دیکھنا چاہیں گے کہ زوجین کے مابین وہ عمومی وجوہات کون سی ہیں جس کی وجہ سے نوبت علیحدگی تک جا پہنچتی ہے، طلاق کی نوبت آجاتی ہے یا پھر خلع کے لیے عورت مجبور ہو جاتی ہے۔ زوجین کے درمیان اختلاف جھگڑا اور طلاق کی وجوہات کا جائزہ لینے اور معلوم کرنے پر بہت سی وجوہات ایسی سامنے آجاتی ہے کہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایسی وجوہات نہیں تھیں جن کی بناپر زوجین کے مابین علیحدگی یا طلاق کی نوبت آجائے بلکہ ایسی وجوہات تھیں جو حل کرنے پر بہتری کی صورت آسکتی تھی طلاق اور علیحدگی سے بچا جا سکتا تھا۔ وہ وجوہات جن کا تعلق معاشرے سے ہیں وہ چار ہیں:

1. دینی تعلیم کا فقدان
2. معاشی مسائل
3. مشترکہ خاندانی نظام
4. ٹی وی، موبائل اور انٹرنیٹ کے اثرات

1۔ دینی تعلیم کا فقدان

معاشرے میں طلاق جیسے اہم اور نازک معاملہ کے بنیادی مسائل سے واقفیت نہیں ہے، معاشرے میں نکاح کے رشتہ کی اہمیت، بلاوجہ اس رشتہ کو توڑنے کی شرعی، معاشرتی اور عقلی قباحت و مذمت، نکاح کے بعد میاں بیوی اور ان کے خاندان کے درمیان پیش آنے والے مسائل کا مکمل علم نہ ہونے کی وجہ سے کثرت طلاق کے مسائل کا سامنا ہے۔

دینی تعلیم کے فقدان کے حوالے سے قابل غور امر یہ ہے کہ طلاق کے سلسلے میں خاص طور پر ایک ایسی غلط فہمی عام ہو چکی ہے، جو سارے فساد اور خرابیوں کی جڑ ہے، وہ یہ ہے کہ عوام الناس کا ایک بڑا طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ اسلام میں طلاق صرف تین بار کہنے ہی سے واقع ہوتی ہے، اس کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ ایک عامی شخص جب بھی طلاق دیتا ہے، تو وہ تین سے کم پر نہیں رکتا، کیونکہ طلاق عام طور پر زبان سے پہلے دے دی جاتی ہے اگر اس حوالے سے کچھ تحریر میں لانا بھی مقصود ہو تو زبانی طلاق کے بعد اس کی نوبت آتی ہے اور تب تک خاوند تین طلاق کا حق استعمال کر کے فارغ ہو چکا ہوتا ہے۔ عامی شخص یہ علم ہی نہیں رکھتا کہ شریعت نے طلاق کے تین مرحلے وضع کیے ہیں ان تین میں سے کوئی ایک اختیار کر کے مقصود حاصل کر سکتا ہے کیونکہ طلاق کے باب میں شریعت کی مصلحت یہ ہے کہ طلاق سنۃ، طلاق احسن یا طلاق حسن کی صورت میں دی جائے اور مقصود حاصل کیا جائے، اور طلاق مغلظہ سے طلاق تو واقع ہوتی ہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ خاوند معصیت کا مرتکب بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دیدیں جب آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر اپنا مسئلہ بتایا تو آپ ﷺ غصہ میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

" أيلعب بكتاب الله وأنا بين أظهركم حتى قام رجل وقال يا رسول الله ألا أقتله"[3]

یعنی میرے ہوتے ہوئے اللہ تعالی کی کتاب کے ساتھ کھیلتے ہو۔

خلاصہ یہ کہ طلاق مغلظہ کی بجائے طلاق سنۃ کو اپنایا جائے پس تو اس صورت میں علیحدگی کی شرح میں نمایاں کمی واقع ہو سکتی ہے، کیونکہ اس صورت میں رجوع اور واپسی کا راستہ کھلا ہوتا ہے جب کہ طلاق مغلظہ کی صورت میں واپسی کے تمام راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔ اس موقع پر علامہ مودودی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

"ہمارے زمانے میں یہ طریقہ عام ہو گیا ہے کہ لوگ کسی فوری جذبہ کے تحت اپنی بیویوں کو جھٹ تین طلاق دے ڈالتے ہیں، پھر نادم ہوتے ہیں اور شرعی مسئلے تلاش کرتے پھرتے ہیں، کوئی جھوٹی قسم کھا کر طلاق سے انکار کرتا ہے، کوئی حلالہ کرانے کی کوشش کرتا ہے اور کوئی

طلاق کو مخفی رکھ کر اپنی بیوی کے ساتھ بدستور سابق تعلقات باقی رہتا ہے اس طرح ایک گناہ کے خمیازے سے بچنے کے لیے متعدد دوسرے گناہوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے"[4]

پس فقہی مسائل کی عدم واقفیت خاص طور پر طلاق ثلاثہ کی خرابیوں سے جہالت کی وجہ سے زوجین میں مستقل علیحدگی کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔

2۔معاشی مسئلہ

ایک اور سب سے بڑی وجہ جو کہ طلاق کا سبب بن رہی ہے وہ ہے معاشی مسئلہ، یہاں معاشی مسئلہ کے دو پہلو قابل غور ہیں، ایک یہ کہ خاوند کا "نان ونفقہ" کی ذمہ داری میں راہ فرار اختیار کرنا۔ دوسرا یہ کہ مہنگائی و بے روزگاری کے سبب خواہشات کا پورا نہ ہونا۔

خاوند کا "نان ونفقہ" کی ذمہ داری میں راہ فرار اختیار کرنا۔

اسلام نے خاوند کو بیوی کے نان و نفقہ اور سکنی کا مکلف بنایا ہے، اسے خاوند کے فرائض کا درجہ دیا ہے، لہذا عورت کی معاشی کفالت بھی مرد کے ذمہ ہے، یہ مرد کی ہی ذمہ داری ہے کہ وہ کمائے، وہ گھر کے اخراجات پورے کرے اور اس کے ساتھ ساتھ "نفقہ" کے فرض کو ادا کرنے کی مد میں اپنی بیوی کو اپنے حالات کے تناسب سے کچھ رقم دیتا رہے، چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

{الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعضٍ وبما أنفقوا من أموالهم}[5]

یعنی اللہ تعالی نے مردوں کو عورتوں پر حاکم مقرر کیا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور کیونکہ وہ مرد اپنے مال میں سے ان عورتوں پر خرچ کرتے ہیں۔

تو مرد گھریلو ضرورت پوری کرنے کے ساتھ عورت کو کچھ رقم بھی دیتا رہے جس سے عورت اپنی نجی ضرورت پوری کرتی رہے، تاکہ عورت معاشی مسائل سے آزاد ہو کر گھرداری اور مرد کی خدمت کے حوالہ سے تمام امور بخوبی سرانجام دے سکے۔ لیکن مرد کی طرف سے اس فرض میں کوتاہی ہوتی نظر آرہی ہے، عورت کی اس ضرورت کو پورا نہیں کرتا جس کی وجہ سے مسائل جنم لے رہے اور اکثر ان مسائل کی وجہ سے علیحدگی کی نوبت آجاتی ہے۔ ڈاکٹر محمد ندیم لکھتے ہیں کہ:

عصر حاضر میں ہمارے معاشرے کے مردوں میں یہ رجحان فروغ پا رہا ہے کہ نفقہ خوش دلی اور ذمہ داری کے طور ادا نہیں کرتے بلکہ یہ ہوئے احسان اور بوجھ کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اگر کچھ مرد دیتے ہیں تو حیثیت کے مطابق خرچ دینے میں تنگی سے کام لیتے ہیں۔ بعض مرد تو شادی کے بعد اس فکر سے آزاد ہو جاتے ہیں کہ نان ونفقہ کی ذمہ داری اسلام نے ان پر عائد کی ہے، جس کی وجہ سے عورت گھریلو معاشیات کی ذمہ داری بھی آجاتی ہے۔ اس طرح وہ بچوں کے ساتھ ساتھ شوہر کو بھی پالتی ہے اور معاشی مشقتوں میں بھی پستی ہے۔ اگر کوئی عورت گھریلو یا اپنی ضروریات کے لیے کچھ مانگتی ہے تو ڈانٹ ڈپٹ مردوں کی عادت بن جاتی ہے، گھر میں طوفان اور واویلہ کرنا روزانہ کی حرکات میں شامل ہے جو کہ خاندانی اور زوجین کے درمیان لڑائی جھگڑے اور مسائل کا سبب بنتے ہیں"[6]

مہنگائی و بے روزگاری کے سبب خواہشات کا پورا نہ ہونا۔

معاشی مسئلہ کا دوسرا پہلو ہے مہنگائی اور بے روزگاری کے سبب خاوند یا بیوی کی خواہشات کا پورا نہ ہو پانا۔ کیونکہ آج کل مہنگائی اور بے روزگاری اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کسی بھی متوسط روزگار یا مزدوری والے شخص کا اپنے گھر کے اخراجات پورے کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے اس لیے اخراجات پورے نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز سینکڑوں گھروں میں لڑائی جھگڑے معمول کی بات ہے جس کا بالآخر نتیجہ اکثر اوقات طلاق یا خلع کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک سروے رپورٹ پیش کی جاتی ہے جس سے اندازہ ہو رہا ہے کہ بے روزگاری اور خاوند کے کام نہ کرنے کی وجہ سے طلاق کی شرح میں کس حد تک اضافہ ہو رہا ہے، اس سروے[7] میں پوچھا گیا سوال تھا:

کیا آپ کی نظر میں بیروزگاری (مثلاً: خاوند کام نہیں کرتا یا اس کی کمائی کم ہے) طلاق کی وجہ بن رہی ہیں؟

اس کے نتیجہ میں عوامی رائے پیش کی جاتی ہے۔

رائے	رائے دہندگان	شرح فیصد
جی ہاں بالکل	16	16
کسی حد تک	47	47
نہیں بالکل نہیں	09	09
خاوند کام نہیں کرتا	28	28

اس سوال سے یہ جاننا مقصود ہے کہ معاشی مسائل کو لے کر میاں بیوی کے درمیان مسائل پیدا ہوتے ہیں یا نہیں اور ایسے مسائل جن کی وجہ سے نوبت علیحدگی تک چلی جائے۔

رائے دہندگان کی آراء کو دیکھیں تو پتا چلا کہ سولہ فیصد لوگوں کی رائے یہ ہے کہ جی ہاں اس وجہ سے طلاق کے رجحانات میں اضافہ ہوا ہے۔ سینتالیس فیصد لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی حد تک یہ وجہ ہے یعنی صرف اسی مسئلہ کو لے کر طلاق کی نوبت نہیں آتی اس وجہ سے مسائل پیدا ضرور ہوتے ہیں۔ نو فیصد لوگوں کی رائے یہ ہے کہ نہیں اس سے طلاق کا رجحان بالکل نہیں پیدا ہوا۔ جبکہ اٹھائیس فیصد لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اگر خاوند کام نہیں کرتا وہ کام چور ہے یا وہ ایسی عادات میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے وہ کام چھوڑ کر بیٹھا ہوا ہے تو مسائل اس نہج تک لے جاتے ہیں کہ ان کے درمیان علیحدگی واقع ہو جاتی ہے۔

خلاصہ اس بحث کا یہ ہے کہ کہ خاوند اگر کام نہیں کرتا تو اس کی وجہ سے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے علیحدگی واقع ہوتی ہے اور طلاق کے رجحانات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ارد گرد ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بیوی ناراض ہو کر میکے چلی گئی صرف اس وجہ سے کہ خاوند کام نہیں کرتا جس کی وجہ سے میرا گھر نہیں چلتا اس طرح نوبت علیحدگی کی آگئی۔ البتہ اگر صورت حال یہ ہے کہ خاوند کام تو کرتا ہے لیکن اس کی کمائی کم ہے اس کے پاس زیادہ پیسہ نہیں ہے جس سے وہ اپنی بیوی کی تمام خواہشات کو پورا کر سکے تو ایسی صورت میں میں علیحدگی واقع ہونے

کی شرح کم ہے۔

3۔ مشترکہ خاندانی نظام

علیحدگی کی ایک وجہ ہمارا مشترکہ خاندانی نظام بھی ہے کیونکہ جب بھی ایک لڑکی کی شادی دوسرے خاندان یا پھر ایسے گھر میں ہوتی ہے جہاں پر مشترکہ خاندانی نظام لاگو ہوتا ہے تو وہ بسا اوقات اس میں ضم نہیں ہو پاتی جس وجہ سے تلخیاں بڑھتے بڑھتے بات علیحدگی تک جا پہنچتی ہے۔ڈاکٹر محمد ندیم لکھتے ہیں کہ:

"خاندانی نظام کے لیے ضروری ہے کہ وہ نظام صالح اور منظم ہو اور خاوند و بیوی اور اولاد سب ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوں تو ایک دوسرے کی خیر خواہی پر مبنی معاشرہ ہی یقیناً آرام و سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے، غرض کہ مشترکہ خاندانی نظام ہی صحیح معنوں میں انسان کے لیے آرام و آرائش کا باعث ہے۔ مشترکہ خاندان میں دو بنیادی عوامل ہیں ایک زوجین یعنی میاں اور بیوی کے آپس کے تعلق پر مبنی رشتہ اور دوسرا والدین کا اولاد کے ساتھ تعلق ہے جو کہ موضوع بحث ہے"[8]

فطرتاً عورت کے دل میں بچوں، گھر اور شوہر کی محبت ہوتی ہے اگر سسرال میں عورت کو پیار ملے تو بدلے میں وہ بھی سسرال والوں سے پیار کرے گی لیکن اس کے برعکس اگر اسے یہ احساس دلایا جائے کہ اس کی حیثیت محض ملازمہ کی ہے تو وہ بدظن ہو گی اور گھر میں محاذ آرائی شروع ہو جائے گی ان جھگڑوں کا حل اسلام بتاتا ہے۔

جلال الدین عمری لکھتے ہیں:

"اسلام نے اس کا حل یہ بتایا ہے کہ کوئی لڑکی سسرال میں رہنا نہ چاہے تو اس کا خاوند اسے الگ رکھے یہ اس قدر معقول حل ہے کہ اگر اس پر عمل ہو تو مسلمان خاندان جھگڑوں سے پاک ہو سکتے ہیں اور ان کی خانگی زندگی دوسروں کے لیے بھی نمونہ بن سکتی ہے"[9]

سابق کے صفحات میں سروے کا ذکر گزرا اسی سروے میں مشترکہ خاندانی نظام کے حوالہ سے بھی سوال پوچھا گیا تھا، وہ سوال تھا:

کیا آپ کی نظر میں طلاق کی وجہ مشترکہ خاندانی نظام بن رہی ہیں؟

شرح فیصد	رائے دہندگان	رائے
23	23	جی ہاں بالکل
26	26	کسی حد تک
27	27	نہیں بالکل نہیں
24	24	سسرال کی مداخلت وجہ بنتی ہے

یہ سوال بہت اہم تھا کیونکہ ہمارے معاشرے میں دیکھا گیا ہے کہ کہ خاوند کے اوپر جو حقوق ہیں اس میں سکنہ کی جو ذمہ داری ہے۔ اس کا مطلب یوں لیا جاتا ہے کہ عورت جس گھر میں بیاہ کے جائے اس میں اس کے لئے ایک کمرہ ہونا لازمی ہے اگر وہ ایک کمرہ ہے تو وہ اپنے سکنہ

والا فریضہ ادا کر رہا ہے اور اسی گھر میں اس کا بھائی بھی اپنے نے اہلیہ اور بچوں کے ساتھ رہ رہا ہے اور ماں باپ بھی رہے ہیں ان کا کھانا پینا سب اکٹھا ہے ایسے حالات میں بہت سے معاملات میں خاوند اور بیوی کو آزادی حاصل نہیں ہوتی، اس لیے یہ سوال پوچھا گیا۔

سروے کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ تیئس فیصد لوگوں کا ماننا یہ ہے کہ جی ہاں بالکل مشترکہ خاندانی نظام کی وجہ سے طلاق کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ اور چھبیس فیصد لوگوں کی رائے یہ ہے کہ جی ہاں کسی حد تک مشترکہ خاندانی نظام کی وجہ سے طلاق کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ستائیس فیصد لوگوں کی رائے یہ ہے کہ نہیں بالکل نہیں مشترکہ خاندانی نظام کوئی ایسی وجہ نہیں ہے جس کی وجہ سے رشتہ ازدواج میں دراڑ آئے اور خرابی پیدا ہو۔ چوبیس فیصد لوگوں کا ماننا یہ ہے کہ اگر میاں بیوی کے معاملات میں سسرال کی مداخلت ہو تو مسائل بہت زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں اور نوبت علیحدگی تک جا پہنچی ہے۔ سسرال کی مداخلت سے مراد یہ ہے کہ بیوی کو یہ اعتراض رہتا ہے کہ وہ معاملات جو جو خالص میاں اور بیوی کے درمیان ہیں مثلاً خاوند کی رضامندی سے کہیں باہر جانا یا اپنے میکے جانا اس میں اس کے سسرال کی مداخلت کیوں ہوتی ہے۔ یہاں سے مسائل پیدا ہوتے ہیں ہیں اور بعض دفعہ یہ مسائل بہت گھمبیر شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

4۔ ٹی وی فلموں اور انٹرنیٹ کے اثرات

آج کے ترقی یافتہ دور میں جدید ٹیکنالوجی انسانوں کے لیے جہاں راحت و سکون، کامیابی اور وقت کے بچاؤ کا سبب بن رہی ہے وہیں یہ ٹیکنالوجی بہت سے معاملات میں انسانوں کے لیے باعث تکلیف، پریشانی اور مصیبت بھی بن رہی ہیں۔ عصر حاضر میں سب سے تیز ترین چیز جو ہماری زندگی میں سرایت کر چکی ہے وہ ہے ٹی وی، موبائل اور انٹرنیٹ۔ بہت سے معاملات میں ٹی وی، موبائل اور انٹرنیٹ معاشرتی اور اخلاقی بگاڑ کا سبب بن رہے ہیں۔

سوشل میڈیا، سرکاری اور پرائیویٹ میڈیا پر اخلاق سوز ڈرامے جو بہت عرصہ سے دکھائے جا رہے ہیں ان کے اثرات اب کھل کر سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں ڈراموں کی کہانی پر ذرا غور تو کریں وہ کس تہذیب کو پیش کرتے ہیں، کسی نوجوان لڑکی کا غیر نوجوان کے ساتھ آؤٹنگ پر جانا ہوٹلنگ کرنا اور کھلے عام کار وغیرہ میں پھرنا، ماں باپ کے سامنے اپنے بوائے فرینڈ یا گرل فرینڈ کی باتیں کرنا۔ یہ اور اس جیسے دیگر مسائل وہ ہیں جو کسی بھی طرح اسلامی اور پاکستانی اخلاق و تہذیب کا حصہ نہیں ہو سکتے۔

نوائے وقت کے ایک کالم نگار کا کہنا ہے کہ: "آج کل کے ڈراموں کا ہی اثر ہے کہ اگر اس وقت عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی چھان بین کی جائے تو ان میں اکثریت پسند کی شادی، گھریلو جھگڑے اور طلاق کے کیسز کے نکلیں گے"[10]۔

ٹی وی کے بعد موبائل کا حال بھی کچھ مختلف نہیں، لڑکے اور لڑکی کے آپس کے تعلقات قائم کرنے میں تیز ترین سبب موبائل بن رہا ہے، اسی مختلف سوشل پلیٹ فارم وقت کے ضیاع کے ساتھ متعدد مسائل کو جنم دے رہا ہے، نوائے وقت کے کالم نگار کا کہنا ہے کہ: "پاکستان میں تو سوشل میڈیا نے پوری قوم کا مزاج ہی تبدیل کر کے رکھ دیا ہے چھوٹے اور کمسن بچوں سے لیکر ہر شخص فیس بک سمیت دیگر سائٹس کا دیوانہ نظر آتا ہے اور جب سے چائنا کے سستے موبائل مارکیٹ میں آئے ہیں ہر امیر غریب نے اسے اپنا سٹیٹس سمبل بنا لیا ہے ہمارے ملک میں

انٹرنیٹ کی سستی اور آسان رسائی نے تو جیسے قوم کو انٹرنیٹ کے استعمال کا رسیا بنا دیا ہے "[11]

انٹرنیٹ کے حوالے سے بات کریں تو سب سے زیادہ خرابیاں اور اخلاقی و معاشرتی بگاڑ میں سب سے بڑا ہاتھ انٹرنیٹ کا ہے۔اور بہت سے جرائم کا موجد بن رہا ہے۔اس میں سے ہمارا زیر بحث وہ ہے جس کی وجہ سے ازدواجی زندگی میں مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔اس میں سب سے اہم مسئلہ بیوی سے جسمانی تعلقات کے حوالہ سے غیر فطری، غیر شرعی اور غیر اخلاقی تقاضا ہے بلکہ غیر انسانی اور حیوانی تقاضا کہا جائے تو بھی غلط نہ ہوگا، انٹرنیٹ پر موجود فحش اور عریانی ویب سائٹس کے دیکھنے سے یہ صورت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ خاوند کا اپنی بیوی سے تقاضا کرنا اور اس کا انکار ازدواجی زندگی میں خرابی کا باعث بن رہا ہے۔اس موقع پر ریحان احمد یوسفی لکھتے ہیں کہ :

"اس صورتحال کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ نئی نسل اخلاقی طور پر دیوالیہ ہو رہی ہے۔ حیا اور شرم جیسی اقدار کمزور اور رشتوں کا تقدس مجروح ہو رہا ہے۔ فطرت کی پاکیزگی رخصت ہو رہی ہے اور ذہنی آلودگی بڑھ رہی ہے۔ ظاہر سی بات ہے کہ ان چیزوں کے اثرات معاشرے پر تباہ کن ہوں گے "[12]

کثرت طلاق کی وجوہات بجانب زوجین:

علیحدگی کی تمام وجوہات کو چند الفاظ میں قید کرنا ناممکن ہے کیونکہ چھوٹی چھوٹی وجوہات اس قدر زیادہ ہیں کہ گننا مشکل ہے، بسا اوقات یہ اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ جو عمل ہم سے سرزد ہو رہا ہے اس کا انجام بہت بھیانک ہو سکتا ہے، یا ہماری نظر میں وہ کوئی بڑی بات نہیں ہوتی لیکن حقیقت میں وہ بڑی بھی ہوتی ہے، نقصان دہ بھی ہوتی ہے اور تباہی کا سبب بھی بنتی ہیں۔تاہم ایسی کچھ وجوہات ہیں جو طلاق کے اکثر واقعات میں بہت عام ہیں اور اکثر نظر آئی ہیں، وہ وجوہات ہیں:

بیوی پر تشدد

1. میاں و بیوی میں سے کسی کا گناہ میں مبتلا ہو جانا
2. نشہ و شراب کا استعمال
3. پسند کی شادی

1۔بیوی پر تشدد یا سرزنش میں حد سے تجاوز

عورتوں پر تشدد ایک بڑی وجہ ہے علیحدگی کی، بیوی پر تشدد (ہاتھ اٹھانا) زدوکوب کرنے کے واقعات بہت عام ہو چکے ہیں، مرد عدم برداشت، ذہنی تناؤ اور اپنی مردانگی کے خمار کی وجہ سے وہ اپنا استحقاق سمجھتا ہے کہ بیوی کو جب چاہو تشدد کا نشانہ بنالو، لہذا کچھ خواتین اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے طلاق یا خلع پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ معاشرتی مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی کہ کئی تشدد پسند مردوں نے ایسے خاندانوں میں پرورش پائی ہے جہاں تشدد کرنا روزمرہ کا معمول تھا۔ تقریباً دو عشروں سے بیاہتا ساتھیوں کے ساتھ بدسلوکی پر تحقیق کرنے والے مائیکل گروپیچ نے لکھا:

"تشدد کرنے والے بیشتر مردوں نے ایسے خاندانوں میں پرورش پائی تھی جنہیں 'میدان جنگ' کہنا غلط نہیں ہوگا۔ انہوں نے کمسن اور نوعمر بچوں کے طور پر ایسے ناخوشگوار ماحول میں پرورش پائی جہاں جذباتی اور جسمانی تشدد 'روز کا معمول' تھا۔" ایک محقق کے مطابق، ایسے ماحول میں پرورش پانے والا مرد "اپنی عمر کے اوائل ہی میں اپنے باپ کی طرح عورتوں سے نفرت کرنا سیکھ جاتا ہے۔ عام طور پر لڑکا یہ سیکھتا ہے کہ عورتوں کو ہمیشہ مردوں کے قابو میں ہونا چاہئے چنانچہ انہیں ڈرانا، انہیں دکھ دینا اور ان کی تذلیل کرنا انہیں قابو میں رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی سیکھتا ہے کہ اپنے باپ کا منظور نظر بننے کا واحد طریقہ اپنے باپ کی طرح کا رویہ ظاہر کرنا ہے۔"[13]

حالیہ ایک رپورٹ کے مطابق "گزشتہ پانچ سال کے دوران پینتیس ہزار سے زائد خواتین مختلف حوالوں سے تشدد کا نشانہ بنی، جبکہ سال دو ہزار اٹھارہ کی بات کی جائے تو آٹھ ہزار سے زائد خواتین کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا"[14]

اسی طرح ایک رپورٹ میں ہے کہ: "وزارت انسانی حقوق نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ جنوری 2011ء سے 2017ء تک خواتین پر تشدد سے متعلق 51 ہزار 241 کیس رجسٹر کئے گئے، اس عرصہ کے دوران سب سے زیادہ گھریلو تشدد کے 15 ہزار 461 واقعات سامنے آئے۔ وزارت کو صوبائی محکمہ پولیس سے موصول ہونیوالے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق خواتین پر تشدد کے 2011ء میں 8 ہزار 418، 2012ء میں 8 ہزار 845، 2013ء میں 7 ہزار 573، 2014ء میں 7 ہزار 741، 2015ء میں 6 ہزار 527، 2016ء میں 8 ہزار 13 اور گزشتہ سال کے دوران 4 ہزار 66 کیسز سامنے آئے"[15]

مار پیٹ کے حوالے سے صحیح طور پر علم نا رکھنے والوں کا خیال ہے کہ مرد کو اپنی بیوی کی اصلاح کی غرض سے ضرب (مارنا) زدو کوب کرنا اور ڈانٹ ڈپٹ کی اجازت ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

{واللتي تخافون تشوزهن فعظوهن واهجروهن في المضاجع واضربوهن فإن أطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا إن الله كان عليا كبيرا }[16]

یعنی وہ عورتیں جن کی نافرمانی کا تم کو ڈر ہو تم پہلے انہیں نصیحت کرو اور سمجھاؤ (اور نہ مانیں) تو ان سے بستر جدا کرلو (پھر بھی نہ مانیں) تو (معمولی) زدو کوب کرو، پھر ان پر مار پیٹ کے بہانے مت تلاش کرو بے شک اللہ ہے سب سے اوپر بڑا۔

یہاں قرآن مجید نے نافرمان بیوی کی سرزنش کی جو اجازت دی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جانور کی طرح عورتوں کی پٹائی کی جائے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بھی ایک حد مقرر فرمائی ہے، اور وہ حد یہ ہے کہ "ضرب غیر مبرح' ہو[17]، یعنی تکلیف دہ حد تک مار پیٹ نہ ہو۔ اس میں وضاحت یہ ہے کہ اس طرح نہ مارا جائے کہ جسم پر نشان پڑ جائے، ورم آجائے، کہیں سے جسم کا کوئی حصہ پھول پھٹ جائے، خون نکل آئے، چہرے پر اور جسم کے نازک حصوں پر نہ مارا جائے۔

بلکہ اس حوالہ سے سب سے بہتر حل یہ ہے کہ جیسا کہ علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ:

"چند دنوں بستر الگ کرلیا جائے، اسی کو قرآن میں "هجر في المضاجع" سے تعبیر کیا گیا ہے، بستر الگ کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بیوی کو گھر

سے نکال باہر کیا جائے، یا اس کو اس کے میکے چھوڑ کر اس کے والدین پر بوجھ بنادیا جائے یا اس کو کمرہ سے باہر نکال کر اس کی تذلیل و تحقیر کی جائے، بلکہ خواب گاہ ایک ہی ہو لیکن چند دنوں بے تعلقی برتی جائے تاکہ اس کو اپنی کوتاہی کا احساس ہو، اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو اس کی سرزنش کی جائے"[18]۔

پھر یہ بات بھی پیش نظر رکھنی چاہئے کہ قرآن نے بستر الگ کرنے، اور جسمانی سرزنش کی اجازت کب دی ہے؟ اس وقت جب کہ بیوی شریعت کی جانب سے شوہر کو دیئے گئے حقوق کو ادا کرنے میں کوتاہی برتتی ہو، ایسا نہیں ہے کہ شوہر جس بات کی خواہش رکھتا ہو شرعاً بیوی کے لئے اس کا پورا کرنا واجب ہو یا نہ ہو، اور شریعت کی نگاہ میں شوہر کا وہ حق بیوی پر عائد ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو، بہر صورت مرد کے لئے بیوی کی سرزنش کا جواز حاصل ہو جائے، کھانا خراب پک جائے تو بیوی کو سزا دی جائے، شوہر کے غیر محرم رشتہ داروں اور دوستوں کے سامنے بیوی نہ آئے تو اس کی سرزنش کی جائے، شوہر کے پورے خاندان کی خدمت بیوی پر لازم قرار دی جائے اور وہ اسے پوری نہ کر سکے تو بیوی پر ہاتھ اٹھایا جائے، یہاں تک کہ سرال سے پیسے طلب کئے جائیں اور وہ اپنے ماں باپ سے پیسے نہ لاسکے تو اس کے لئے اسے اذیت دی جائے، یہ ساری باتیں سخت گناہ ہیں، نہ ان باتوں کا مطالبہ بیوی سے درست ہے اور نہ ان کے پورا نہ کرنے کی وجہ سے اس کی سرزنش اور ایذارسانی جائز ہے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اصل مقصود مارنا نہیں ہے بلکہ عورت کو یہ احساس دلانا مقصود ہے کہ اس کی جسمانی سرزنش کی گئی ہے اور بس، اس آیت سے اس ایذارسانی اور تحقیر کا جواز ہرگز فراہم نہیں کیا جاسکتا جو آج ہمارے معاشرے میں جہالت کی وجہ سے پیدا ہوتا جارہا ہے۔

مندرجہ بالا وہ وجوہات ہیں جن کا خیال نہیں رکھا جاتا اور بیوی پر ضرب کے حوالہ سے جو شرائط و آداب ہیں ان کی پاسداری نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے نوبت طلاق و خلع تک جا پہنچتی ہے۔ کثرت طلاق کی بڑھتی ہوئی وجوہات کو جاننے کے لیے کیے گیے سروے[19] کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے جس میں سوال پوچھا گیا کہ:

کیا آپ کی نظر میں طلاق کی وجہ خاوند کا نامناسب رویہ تھا؟ (مثلاً: تشدد، بد اخلاقی وغیرہ وغیرہ)

رائے دہندگان	شرح فیصد	رائے
33	33	جی ہاں بالکل
30	30	کسی حد تک
24	24	بالکل نہیں
13	13	زود کوب تو کیا جاتا تھا لیکن یہ طلاق کی وجہ نہیں

اس سروے سے معلوم ہوا کہ تریسٹھ فیصد تک مطلقہ خواتین کا کہنا ہے کہ ہماری طلاق کی وجہ تشدد بنی، جس میں تینتیس فیصد تو وہ ہے جو طلاق میں اصل سبب تھی اور تیس فیصد وہ ہے جس میں دیگر وجوہات کے ساتھ تشدد بھی طلاق کی وجہ میں شامل ہے۔

2۔ میاں و بیوی میں سے کسی کا گناہ میں مبتلا ہو جانا

زوجین میں سے کسی ایک فریق کا گناہ میں مبتلا ہونا یہ بھی ایک بڑی وجہ ہے علیحدگی کی، یعنی یہ دیکھا گیا ہے کہ خاوند اگر کسی ایسی جگہ ملازمت کرتا ہے جہاں پر اختلاط بہت زیادہ ہے اور اس اختلاط کی وجہ سے وہ دوسری عورتوں کے ساتھ کچھ تعلق قائم کرتا ہے یا زیادہ وقت ان کے ساتھ گزارتا ہے، اور یہ مخلوط ماحول مرد کو فحاشی، زنا اور بے راہ روی کی طرف لے جاتا ہے، مثلاً بیوی کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ اس کا خاوند رات کو بہت تاخیر سے گھر لوٹتا ہے باہر اپنے دوستوں کے ساتھ رات گیے تک وقت گزارتا ہے یا مرد کے موبائل پر غیر عورتوں کے ساتھ تعلقات کا انکشاف ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی گھریلو زندگی متاثر ہوتی ہے اور مسائل کا شکار ہوتی ہے۔ اسی طرح معاشرتی برائیوں میں سے ایک اہم برائی جوا کھیلنا یا اس قسم کی مختلف بری عادتوں کا انسان میں آجانا جو کہ انسان کو تباہ کر دیتی ہے چہ جائے کہ وہ اپنے ہمسفر کا سہارا بن سکے، ان بری عادتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرد کام نہیں کرتا کماتا نہیں ہے غلط صحبت اختیار کرتا ہے جس کی وجہ سے پریشانیاں پیدا ہوتی ہیں ان پریشانیوں کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپس میں ناچاقی پیدا ہوتی ہے جو کہ علیحدگی کا سبب بنتی ہے۔ اسی طرح اگر بیوی کے کچھ اس قسم کے مسائل ہیں، مثلاً: وہ غیر مردوں کے ساتھ تعلقات رکھتی ہے یا مرد کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلتی ہے تو یہ اس قسم کے مسائل ہیں جو ناقابل برداشت ہیں جس کا لازمی نتیجہ طلاق کی صورت میں نکلتا ہے۔

اس حوالہ سے سروے رپورٹ پیش کی جاتی ہے جس میں سوال پوچھا گیا کہ:

کیا آپ کی نظر میں زوجین میں سے کسی ایک کا غیر اخلاقی افعال میں ملوث ہونا کی وجہ بن رہی ہے؟

رائے	رائے دہندگان	شرح فیصد
جی ہاں بالکل	27	27
گناہ کے ساتھ معاشی مسائل کا سامنا ہو تو	30	30
نہیں بالکل نہیں	13	13
بیوی کا مبتلا ہونا طلاق کی وجہ بن رہی ہیں	31	31

سوال تھا کہ زوجین میں سے کسی ایک کا غیر اخلاقی افعال میں ملوث ہو جانا طلاق کے رجحانات میں اضافہ کر رہا ہے؟ مطلب یہ کہ خاوند نشہ کرتا ہے، جوا کھیلتا ہے، زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے وغیرہ وغیرہ اور اسی طرح بیوی ان گناہوں میں سے کسی میں ملوث ہے۔ علاوہ ازیں خاوند کے نامحرم خواتین کے ساتھ تعلقات ہیں یا بیوی کے غیر مردوں کے ساتھ تعلقات ہیں تو اس قسم کے تمام معاشرتی و شرعی برائیاں اور گناہ کا جائزہ اس سوال میں شامل تھا۔

سروے کے نتیجہ میں سامنے آیا کہ ستائیس فیصد لوگوں کی رائے یہ ہے کہ جی ہاں اگر اس قسم کی کسی برائی میں خاوند و بیوی میں سے کوئی ملوث ہو تو رشتوں میں دراڑ آتی ہے، مسائل پیدا ہوتے ہیں اور طلاق کے واقعات رونما ہوتے نظر آئیں ہیں۔ تیس فیصد لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اگر خاوند اس قسم کی کسی برائی میں ملوث ہے اور ساتھ انہیں معاشی مسائل کا بھی سامنا ہے تو اس کا انجام طلاق اور علیحدگی ہوتا نظر آیا ہے۔

عام طور پر اس کی صورت یہ بنتی نظر آئی کہ خاوند نشہ کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کا کاروبار ختم ہوا پھر جمع پونجی بھی ختم ہوئی نوبت مانگنے اور ہاتھ پھیلانے پر آگئی جس کے نتیجے میں بیوی خاوند کے ساتھ رہنے پر انکاری ہوگئی اور علیحدگی کا تقاضا کرتی ہے اسی طرح یہ صورت بھی کہ خاوند کو زنا یا جوا کی عادت ہے اور اس پر اپنی دولت لٹارہا ہے جس کی وجہ سے بیوی اپنے خاوند کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ ہاں اگر خاوند کے حالات ایسے ہیں کہ ان برئیوں میں ملوث ہونے کے باوجود انہیں معاش کا کچھ خاص مسئلہ نہیں بنتا تو ایسے حالات میں عام طور پر بیوی صبر کرتی اور نبھاو کرتی نظر آئی ہے۔ تیرہ فیصد لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نہیں اس وجہ سے طلاق کے رجحانات میں اضافہ نہیں ہورہا۔ اور اکتیس فیصد لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس قسم کی برائی میں بیوی ملوث ہو تو طلاق ضرور واقع ہوتی ہے، ہمارے معاشرے میں عورت میں اس قسم کی برائی پائی جاتی ہو تو وہ بالکل ناقابل برداشت ہے۔ یعنی خاوند کے متعلق تو یہ بحث ہے کہ اس کے گناہ میں ملوث ہونے کی وجہ سے معاشی مسائل کا سامنا ہے یا نہیں لیکن بیوی کے متعلق کوئی دورائے نہیں ہے اگر اس کسی برائی میں مبتلا ہو تو طلاق کی شرح ناوے فیصد تک ہے۔ اس بحث کا یہ نتیجہ نکلا کہ گناہ، غیر اخلاقی افعال اور معاشرتی برائیوں میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے طلاق کی شرح میں اٹھاسی فیصد فیصد تک اضافہ ہو رہا ہے۔

3۔ نشہ و شراب کا استعمال

نشہ و شراب کے استعمال یا اس قسم کی دیگر نشہ آور امراض میں مبتلا ہونا یہ ایک بہت بڑی وجہ ہے زوجین کے درمیان علیحدگی کی، نشہ میں مبتلا شخص بہت سے مسائل پیدا کرتا ہے اس کے مسائل سے اس کے اپنے خاندان والے بھی متاثر ہوتے ہیں اس کی بیوی اور بچے بھی متاثر ہوتے ہیں، نشہ میں مبتلا شخص اپنی زندگی تو خراب کرتا ہی ہے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کی زندگی بھی داؤ پر لگادیتا ہے یہ شاید سب سے بڑی وجوہات میں سے ایک وجہ ہے جو زوجین کے درمیان علیحدگی کی عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ شروع میں لڑکی والے اپنی لڑکی کو واپس اپنے گھر بیٹھا لیتے ہیں کہ لڑکا نشہ چھوڑے گا اور کام کرنا شروع کرے گا تو ہم اپنی بچی کو اس کے سسرال بھیجیں گے وگرنہ ہم اس کو نہیں بھیجیں گے چنانچہ اگر تو وہ نشہ چھوڑ دیتا ہے تو رشتہ ازدواج باقی رہتا ہے اور اگر خدانخواستہ وہ اس کو ترک نہ کرے تو بالآخر مجبور ہو کر لڑکی والوں کو طلاق یا خلع کی صورت اختیار کرنی پڑتی ہے۔

4۔ سند کی شادی

پسند کی شادی کے حوالہ سے بحث دو حصوں میں ہے۔ ایک یہ کہ رشتہ طے کرتے وقت بچوں سے ان کی مرضی نہیں پوچھی جاتی۔ دوسرا یہ کہ لڑکا لڑکی گھر والوں کی مرضی کے خلاف جا کر اپنی پسند کی شادی کر لیتے ہیں۔ رشتہ کرتے وقت بچوں کی مرضی کو شامل نہ کرنا۔ ہمارے معاشرتی کلچر اور تہذیب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت سے خاندان ایسے ہیں کہ جو اپنے بچوں کو رشتہ کرنے میں ان کی مرضی کو مد نظر نہیں رکھتے بلکہ اپنی مرضی اور اپنی حیثیت کو سامنے رکھتے ہوئے رشتہ طے کر دیتے ہیں اور اس کے بعد اپنے بچوں پر وہ زبردستی کرتے ہیں کہ جہاں ہم نے رشتہ کیا ہے وہاں وہ قبول کیا جائے، چنانچہ ناپسند کی شادی ہوتی ہے، جہاں میاں و بیوی میں وہ تعلق، محبت والفت پیدا نہیں ہو پاتی جو کہ میاں و بیوی کے مابین ہونی چاہیے تھی اور پھر وہ رشتہ اس طرح سے قائم نہیں رہ پاتا جیسا کہ رہنا چاہیے تھا۔ چنانچہ طلاق یا خلع کی نوبت

واقع ہوتی ہے۔ خاص طور پر جب مرد کی مرضی کے خلاف شادی ہو، اگر عورت کی مرضی کے خلاف شادی ہو تو عورت اس رشتہ کو طوعاو کرھا قبول کرتی ہے اور اسے نبھاتی ہے، بالخصوص جب اولاد ہو جائے۔ لیکن مرد کی طرف سے اس صورت میں نبھاؤ کی شرح کم نظر آئی ہے، مرد مسلسل دوسری شادی کے پلان میں رہتا ہے، جس کی وجہ سے عورت کے ساتھ معمولی معمولی بات پر بحث و تکرار اور جھگڑا رہتا جو آگے چل کر علیحدگی کی وجہ بنتی ہے۔

اس حوالہ سے سروے رپورٹ پیش کی جاتی ہے جس میں سوال پوچھا گیا کہ:

کیا آپ کی نظر میں خاوند یا بیوی کی مرضی کے خلاف شادی ہو جانا یہ طلاق کی وجوہات میں سے ایک ہے؟

شرح فیصد	رائے دہندگان	رائے
26	26	جی ہاں بالکل
39	39	کسی حد تک
21	21	خاوند کی مرضی کے خلاف شادی ہو جانا طلاق کی وجہ ہے
15	15	نہیں یہ طلاق کے رجحانات کی وجہ نہیں ہے

چوتھا سوال یہ تھا کہ کیا خاوند یا بیوی کی مرضی کے خلاف شادی ہو جانا یہ طلاق کی وجوہات میں سے ہے یا نہیں۔ اس سوال کا مقصد یہ تھا کہ اس بات کا جائزہ لینا کہ خاوند یا اس کی بیوی کی خوشی یا مرضی کے خلاف جیسے گھر والے خود سے ہی فیصلہ کر کے کسی جگہ شادی کر دیتے ہیں، بعض خاندانوں میں بچوں سے پوچھنے کا رواج ہی نہیں ہے یا بیٹا/بیٹی کسی اور جگہ شادی چاہتی ہے لیکن والدین ان کی چاہت کے برعکس جو ان کو ٹھیک لگتا ہے وہاں شادی کر دیتے ہیں تو کیا ایسی شادیاں کامیاب ہیں یا نہیں؟

سروے کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ چھبیس فیصد لوگوں کی رائے یہ ہے کہ ایسی شادیاں کامیاب نہیں ہے بلکہ اس وجہ سے طلاق کے رجحانات میں اضافہ ہوا ہے اور انتالیس فیصد لوگوں کی رائے یہ ہے کہ جی ہاں کسی حد تک طلاق کی وجوہات میں یہ وجہ بھی ہے اور اکیس فیصد لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اگر خاوند کی مرضی کے خلاف شادی ہو تو یہ طلاق کی وجہ بنتی ہے یعنی ایسی شادیاں جس میں خاوند کی مرضی شامل نہ ہو تو خاوند اپنے غم و غصہ کی وجہ سے اچھا سلوک و نبھا نہیں کر پاتا جس کی وجہ سے نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے لیکن اگر عورت کی مرضی کے خلاف شادی ہو تو تو وہ سمجھوتہ کر لیتی ہے اور گزارا کرتی ہے جبکہ مرد کو ایسی صورتحال میں سمجھوتہ کرتے کم دیکھا گیا ہے ہیں۔ تاہم پندرہ فیصد لوگوں کی رائے ہے کہ نہیں یہ طلاق کے رجحانات کی وجہ نہیں ہے۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ شادی سے پہلے حالات جو بھی ہوں اس سے شادی کے بعد کی زندگی پر اثرات نہیں پڑتے، شادی کے بعد اگر میاں و بیوی ایک دوسرے کا خیال کر رہے ہیں اور حقوق ادا کر رہے ہیں تو اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ شادی سے پہلے ایک دوسرے میں پسندیدگی نہیں رکھتے تھے۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ چھبیس اور انتالیس فیصد رائے کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ پینسٹھ فیصد لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آج کے دور میں

شادی کے معاملہ میں بیٹا/بیٹی کی رائے کو شامل کیا جائے کیونکہ زندگی انہوں نے گزارنی ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ کل کی پریشانی سے بچنے کے لیے ان کی رائے و پسند کو جہاں تک ممکن ہو اہمیت دی جائے۔

لڑکا لڑکی گھر والوں کی مرضی کے خلاف جا کر اپنی پسند کی شادی کر لیں۔

اس حوالہ سے سروے رپورٹ پیش کی جاتی ہے جس میں سوال پوچھا گیا کہ: کیا آپ کی نظر میں پسند کی شادی سے طلاق کے رجحانات میں اضافہ ہوا؟

رائے دہندگان	شرح فیصد	رائے
37	37	جی ہاں بالکل
56	56	کسی حد تک
2	2	بالکل بھی ایسا نہیں
5	5	مجھے کچھ اندازہ نہیں

سوال تھا کہ "پسند کی شادی" کے معاشرے میں کیا نتائج آ رہے ہیں، کیا پسند کی شادی کامیاب ہے یا اس کا برا انجام ناکامی کی صورت میں سامنے آ رہا ہے، اگر انجام ناکامی ہے تو کس حد تک ناکامی ہے؟

پسند کی شادی سے مراد یہ ہے کہ لڑکا اور لڑکی کی جانب سے خاندان کو اپنے فیصلے میں شامل نہیں کیا جاتا بلکہ اپنی مرضی کی جاتی ہے اگر خاندان والوں کی رضامندی ہو جائے تو فبہا ورنہ کورٹ میرج کا راستہ اختیار کیا جاتا ہے یا خاندان والوں سے الگ رسم نکاح ادا کر کے وہ شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں۔

اس سوال کی سروے رپورٹ کا نتیجہ کچھ اس طرح آیا کہ سینتیس فیصد لوگوں کا کہنا ہے کہ جی ہاں پسند کی شادی کی وجہ سے طلاق کے رجحانات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور چھپن فیصد لوگوں کا ماننا ہے کہ طلاق کے اضافے میں کسی حد تک اپنی پسند سے کی گئی شادی کا بھی حصہ ہے۔ اور سروے میں شامل دو فیصد لوگوں کا ماننا ہے کہ پسند کی شادی کے کوئی نقصانات نہیں ہیں وہ عام شادیوں کی حیثیت رکھتی ہے اس میں کچھ خاص امتیازی حیثیت شامل نہیں۔ جبکہ پانچ فیصد لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس بارے کچھ اندازہ نہیں ہم اس سوال پر کوئی رائے نہیں دے سکتے۔ اس سوال کے نتیجے سے یہ معلوم ہوا کہ اکثریت کی رائے یہ ہے کہ پسند کی شادی جس میں والدین کی رضامندی شامل نہ ہو ہو خواہ وہ کورٹ میرج ہو یا والدین سے الگ ہو کر شادی کی گئی ہو بہر حال پسند کی شادی لوگوں کی نظر میں زیادہ کامیاب نہیں ہے اور پسند کی شادی میں علیحدگی کے واقعات زیادہ رونما ہوئے ہیں۔

خلاصہ بحث

وہ امور جو واضح طور پر طلاق و خلع کی کثرت میں اضافہ کا سبب بن رہے ہیں ان میں سب سے بڑی وجہ دینی تعلیم کا فقدان ہے۔ اس میں خاص طور پر طلاق دینے کا سنت طریقہ سے عدم معرفت اور طلاق ثلاثہ کی کثرت اہم وجہ ہے۔ اس کے بعد اہم وجہ یہ ہے کہ خاوند کام نہیں

کرتا، خاص طور پر جب وہ خرچ سے راہ فرار اختیار کرتا ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام بہت بڑی وجہ تو نہیں بن رہا لیکن جب سسرال کی بے جا مداخلت ہو تو طلاق و خلع کی وجہ بن رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بڑی وجہ ہے جسمانی تشدد، بیوی پر تشدد کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور عدالتوں میں علیحد گی کی سب سے بڑی وجہ یہی بتائی جاتی ہیں۔ لیکن خاوند کا غیر اخلاقی افعال میں مبتلا ہو جانا بھی اہم وجہ ہے، مثلا: جوا کھیلنا اور نشہ و شراب کی عادات میں مبتلا ہو جانا۔ الغرض یہ وہ وجوہات ہیں جو طلاق و خلع کی کثرت کا سب سے بڑا سبب بن رہی ہیں، ان میں اصلاحات سے اس معاشرتی بگاڑ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

References

1. Al Quran, Al baqarah 232:2.
2. Dr. Khalid Alvi, Islam ka muasharti nizam, Islam or jaded muasharti nazariyat, Lahore, Al faisal nashiran wa tajiran kutub, paij: 157-158.
3. Al Nisai, Imam, Ahmed bin Shuaib abu Abdul Rehman (m: 303 H.A), Sanan al Nisai, Halab, Maktabat al matbooat al islamiya, taba: 1406 H.A, Kitab al Talaq, al Salasah al Majmooat wa mafiyat mun al taghleez, Hadith: 3401, 142/6.
4. Modoodi, Syed Abu al Ali (M: 1979) Huqooq al Zojain Lahore, Islamic publications limited, taba: 1972, paij: 151.
5. Al Quran, Al Nisa 34:4.
6. Dr. Muhammad Nadeem Abid, Pakistani Muashree main Zoojain or Mushtariqa khandani nizam kee masail or un ka hall, aikta islamika, juld: 7/1, Jan to June 2019, paij: 22.
7. Multan Sher ke basnee walee afrad see ye sawal pocha gaya thaa, iss main tees saal see bari umar walee mard wa khawateen ko shamil kiyagaya thaa. Neez yee sarvee August, September 2019 main kiya gaya hee.
8. Dr. Muhammad Nadeem Abid, Pakistani Muashree main Zoojain or Mushtariqa khandani nizam kee masail or un ka hall, aikta islamika, juld: 7/1, Jan to June 2019, paij: 25.
9. Bi annual Tahqeeqat Islami, October, Decemer 1984, Editor, Syed Jalaluddin Umari, juld: 3, shumara: 4, "Larki susral main", paij: 8.
10. Internet or Social Media kee muashree par manfi asarat, https://www.nawaiwaqt.com.pk/27-Mar-2017/581470
11. Internet or Social Media kee muashree par manfi asarat, https://www.nawaiwaqt.com.pk/27-Mar-2017/581470
12. Rehan Ahmed Yusifi, Internet or hamarah muashira, Lahore, Ghamidi publications, paij; 7.
13. https://wol.jw.org/ur/wol/d/r109/lp-ud/102001802
14. https://waqtnews.tv/08-Mar-2019/110443
15. https://www.samaa.tv/urdu/pakistan/2018/04/1107552/
16. Al Quran, Al Nisa: 34:4.
17. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahi al Bukhari, Bairut, Dar ibn Kaseer, Taba Salis, 1987, 1997/5.
18. Ibn Kaseer, Amaduddin, Tafseer ibn Kaseer, Faisalabad, Maktaba Qudosia, Taba: 2000, Mutarjum: Molana Muhammad Jonagarhi, Surat Al Nisa, 34:4 / 593.
19. Iss serve main multan shehar main mutaliqa khawateen koo shamil kiya gaya, august, September 2019 main yee sarwee kiya gaya thaa or iss main 100 mutaliqa khawateen koo shamil kiya gaya thaa.